Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 02, April - June 2025, **PP**: 104-111
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

افغانستان کے قومی اور سیاسی حالات کا عصری فکری مطالعہ

A Contemporary Intellectual Analysis of Afghanistan's National and Political Conditions

1. Dr. Muzaffar Ali drmuzaffarpalal@live.com	*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus.*
2. Falak Naz	*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus.*

How to Cite:	Dr. Muzaffar Ali and Falak Naz. 2025: "A Contemporary Intellectual Analysis of Afghanistan's National and Political Conditions". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (02): 104-111.
Article History:	**Received**: 19-05-2025 / **Accepted**: 26-06-2025 / **Published**: 30-06-2025
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

DRJI · ADVANCED SCIENCES INDEX · ADVANCED SCIENCE INDEX · CiteFactor · ASIAN Research Index · SCI · Google Scholar · تحقیقات · ADL ASIAN DIGITAL LIBRARY · EuroPub · اردو جرائد

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

افغانستان کے قومی اور سیاسی حالات کا عصری فکری مطالعہ

A Contemporary Intellectual Analysis of Afghanistan's National and Political Conditions

1. **Dr. Muzaffar Ali**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus.
   drmuzaffarpalal@live.com

2. **Falak Naz**
   PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University, Karachi Campus.

Abstract

This study critically examines Afghanistan's national and political conditions, focusing on its political stability, economic landscape, international relations, and future prospects. Given Afghanistan's geopolitical significance and historical challenges, this paper analyzes the Taliban government's trajectory, its diplomatic standing, and economic strategies. Three possible scenarios for Afghanistan's future are explored. The first scenario envisions internal stability and restored international relations, where flexible policies and human rights reforms could facilitate global financial aid, foreign direct investment (FDI), and integration into regional economic initiatives like China's Belt and Road Initiative (BRI). The second scenario predicts continued diplomatic isolation and internal crises, where economic hardship, restricted foreign exchange reserves, and terrorist activities could exacerbate instability. The third scenario examines regional alliances and alternative economic pathways, suggesting stronger cooperation with China, Russia, Iran, and Central Asian nations to reduce dependence on Western aid and promote self-sufficiency. The study highlights key recommendations for Afghanistan's stability and development. Gradual diplomatic engagement is essential for strengthening global ties, while economic transparency and investment opportunities must be prioritized. A zero-tolerance security policy against terrorism and regional security partnerships are crucial for maintaining peace. Additionally, education and human rights reforms, particularly in women's education and vocational training, will be vital for sustainable progress. Regional cooperation, including trade expansion and energy projects such as the TAPI pipeline, can facilitate economic recovery. Afghanistan's future depends on its leadership's policy choices, international recognition, and regional partnerships. If effective reforms are implemented, the country could achieve stability and economic viability. However, prolonged diplomatic isolation and unresolved internal conflicts could hinder progress. This study provides a scholarly analysis of Afghanistan's contemporary national and political landscape, offering insights into its challenges and long-term outlook.

Keywords: *Afghanistan, Political Stability, Economic Development, International Relations, Belt and Road Initiative (BRI), Foreign Direct Investment (FDI), Human Rights.*

تعارف

افغانستان کے قومی اور سیاسی حالات کا عصری فکری مطالعہ ایک نہایت اہم موضوع ہے، جو اس ملک کی موجودہ صورتحال، تاریخی پس منظر اور مستقبل کے امکانات کا ایک جامع تجزیہ فراہم کرتا ہے۔ افغانستان کی تاریخ پیچیدہ، متنوع اور مسلسل تبدیلیوں سے گزرتی رہی ہے۔ جغرافیائی، سیاسی اور سماجی اعتبار سے منفرد حیثیت رکھنے والا یہ ملک ہمیشہ سے عالمی قوتوں، سلطنتوں اور سامراجی طاقتوں

کے لیے ایک اہم میدان رہا ہے۔ یہ ملک وسطی اور جنوبی ایشیا کے سنگم پر واقع ہے اور صدیوں سے تہذیبی و ثقافتی تبادلوں، سامراجی کشمکش اور داخلی تنازعات کا مرکز رہا ہے۔ قدرتی وسائل سے مالامال اور جغرافیائی طور پر اسٹریٹجک اہمیت رکھنے کے سبب افغانستان مسلسل عالمی طاقتوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے۔ مختلف ادوار میں افغانستان کو بیرونی افواج کی یلغار کا سامنا رہا، جن میں برطانوی سامراج، سوویت یونین اور حالیہ امریکی فوجی مداخلت شامل ہیں۔ ان مداخلتوں نے افغانستان کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ افغانستان کی داخلی سیاست کئی دہائیوں سے عدم استحکام کا شکار رہی ہے، جہاں مختلف قبائلی، نسلی اور مذہبی گروہ اقتدار کے حصول کے لیے برسرپیکار رہے ہیں۔1996 میں طالبان کی حکومت کا قیام، 2001 میں امریکہ کی قیادت میں نیٹو فورسز کی مداخلت اور 2021 میں طالبان کا دوبارہ اقتدار سنبھالنا، افغانستان کے سیاسی استحکام میں بڑی تبدیلیاں لانے والے واقعات رہے ہیں۔

یہ مقالہ افغانستان کے قومی اور سیاسی حالات کا عصری فکری مطالعہ فراہم کرتا ہے، جس میں موجودہ حالات کے اسباب، داخلی و خارجی پالیسیوں کے اثرات، اور افغان معاشرت و سیاست پر مرتب ہونے والے نتائج کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اس تحقیق میں مختلف نظریاتی و فکری رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان کے ممکنہ مستقبل پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ اس تناظر میں، افغانستان کے اندرونی اور بیرونی عوامل کا باریک بینی سے جائزہ لینا ضروری ہے، تاکہ ایک جامع اور غیر جانبدارانہ تجزیہ پیش کیا جاسکے۔

افغانستان کے حالات کا جائزہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کی صورتحال نہ صرف داخلی استحکام بلکہ پورے خطے خصوصاً پاکستان، ایران، چین اور وسطی ایشیائی ریاستوں پر براہ راست اثرانداز ہوتی ہے۔ افغانستان میں سیاسی تبدیلیاں خطے کی سلامتی، معیشت اور سفارتی تعلقات پر اثر ڈالتی ہیں۔ اس تحقیق میں بین الاقوامی تعلقات، مختلف سیاسی نظریات، اور جدید فکری رجحانات کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا تاکہ افغانستان کے سیاسی و سماجی استحکام، ترقی، اور بین الاقوامی شمولیت کے امکانات کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ اس مقالے کا مقصد صرف افغانستان کے سیاسی حالات کو سمجھنا نہیں بلکہ اس کے قومی تشخص، سماجی تبدیلیوں اور عالمی برادری کے ساتھ اس کے روابط کا علمی اور فکری تجزیہ فراہم کرنا بھی ہے۔

افغانستان کی تاریخ اور سیاسی پس منظر

افغانستان کی تاریخ تقریباً پانچ ہزار سال پرانی ہے جس میں مختلف سلطنتوں، ثقافتی تحریکوں اور جنگوں نے اس کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔ یہ خطہ قدیم زمانے میں آریائی، ہخامنشی، یونانی، ساسانی اور بعد میں اسلامی سلطنتوں کا حصہ رہا ہے۔ ذیل میں اس کے اہم تاریخی ادوار کا مختصر تعارفی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

اہم تاریخی ادوار

- **ہخامنشی اور یونانی اثرات (600 قبل مسیح–300 قبل مسیح)**: افغانستان کا علاقہ قدیم ایرانی اور یونانی سلطنتوں کے درمیان ایک اہم تجارتی اور ثقافتی مرکز تھا۔330 قبل مسیح میں سکندر اعظم کی فوجوں نے افغانستان پر قبضہ کیا اور یونانی طرزِ حکومت اور ثقافت کو فروغ دیا۔ اس دور میں باختر (Bactria) اور قندھار یونانی تہذیب کے مراکز بنے۔[1]
- **کوشان اور ساسانی سلطنتیں (100 قبل مسیح–600 عیسوی)**: کوشان سلطنت نے افغانستان میں بدھ مت اور تجارتی روابط کو فروغ دیا۔ اس کے بعد ساسانی سلطنت نے اس خطے پر قبضہ کیا اور زرتشتی مذہب کو رائج کیا۔ یہ دور افغانستان کی تہذیبی ترقی میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا۔[2]
- **اسلامی فتوحات اور عباسی خلافت (650–1000 عیسوی)**: ساتویں صدی میں عرب مسلم افواج نے افغانستان میں اسلام کی

بنیاد رکھی۔ خلافت عباسیہ کے تحت، افغانستان اسلامی ثقافت اور علم و دانش کا ایک بڑا مرکز بنا۔ [3]

- **غزنوی، غوری اور تیموری سلطنتیں (1000–1500 عیسوی)** : محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملے کیے اور افغانستان کو ایک مضبوط اسلامی سلطنت میں تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد غوری اور تیموری ادوار میں یہ علاقہ علم و تمدن کا مرکز بن گیا۔ [4]
- **مغل اور درانی سلطنتیں (1500–1800 عیسوی)** : مغل سلطنت کے تحت افغانستان ہندوستانی تہذیب سے جڑا رہا، لیکن 1747 میں احمد شاہ ابدالی نے درانی سلطنت کی بنیاد رکھی اور افغانستان کو ایک خود مختار ریاست بنایا۔ یہ دور جدید افغان ریاست کے قیام کی بنیاد بنا۔ [5]
- **برطانوی سامراج اور تین انگلو-افغان جنگیں** (1919 - 1839) :انیسویں اور بیسویں صدی میں افغانستان تین بڑی انگلو-افغان جنگوں کا مرکز رہا، جس میں افغانوں نے اپنی خود مختاری کو قائم رکھنے کے لیے شدید مزاحمت کی۔ 1919 میں افغانستان کو مکمل آزادی حاصل ہوئی۔ [6]
- **سوویت حملہ اور مزاحمت (1989– 1979)** :1979 میں سوویت یونین کی مداخلت نے افغان مزاحمت کو جنم دیا، جو بالآخر 1989 میں سوویت انخلا کا باعث بنی۔ مجاہدین کی جدوجہد نے افغانستان کو عالمی سیاست میں نمایاں مقام دیا[7]۔
- **امریکہ کی موجودگی اور طالبان کی واپسی (2021 - 2001)** :2001 میں امریکی حملے کے بعد طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا، تاہم 2021 میں طالبان دوبارہ اقتدار میں آ گئے۔ یہ دور افغانستان کی جدید تاریخ میں ایک بڑا موڑ ثابت ہوا۔ [8]

افغانستان کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ ملک ہمیشہ عالمی طاقتوں کے لیے ایک اسٹریٹیجک مرکز رہا ہے۔ اس کی سرزمین پر ہونے والی جنگوں، داخلی تنازعات اور بیرونی مداخلتوں نے اس کے سیاسی استحکام کو متاثر کیا ہے۔ افغانستان کے مستقبل کا انحصار اس پر ہے کہ آیا یہ داخلی استحکام حاصل کر سکتا ہے یا نہیں، اور کیا عالمی برادری اس کے ساتھ تعلقات کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کے لیے تیار ہے؟ موجودہ حالات میں افغانستان کی قیادت کو درپیش چیلنجز میں سفارتی تنہائی، اقتصادی بحران، اور انسانی حقوق کے مسائل شامل ہیں۔ اگرچہ طالبان کی حکومت نے داخلی استحکام کی کوشش کی ہے، لیکن عالمی سطح پر ان کی قانونی حیثیت اب بھی غیر یقینی ہے۔ اگر افغانستان کو ایک مستحکم ریاست کے طور پر ابھرنا ہے تو اسے داخلی مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تعلقات کو از سرِ نو استوار کرنا ہو گا۔ نتیجتاً، افغانستان کی تاریخ ایک تسلسل کی کہانی ہے، جہاں مختلف طاقتوں نے اس کی تقدیر کو بدلا، لیکن افغان قوم کی خود مختاری کی خواہش کبھی کمزور نہیں ہوئی۔ مستقبل کی پیش رفت کا انحصار داخلی مصالحت، معاشی ترقی، اور عالمی برادری کی شمولیت پر ہو گا۔

افغانستان کے قومی اور سیاسی حالات کا عصری فکری مطالعہ ایک نہایت اہم موضوع ہے، جو اس ملک کی موجودہ صورتحال، اس کے تاریخی پس منظر، اور مستقبل کے امکانات کا ایک جامع تجزیہ فراہم کرتا ہے۔ افغانستان کی تاریخ پیچیدہ، متنوع اور مسلسل تبدیلیوں سے گزرتی رہی ہے۔ جغرافیائی، سیاسی اور سماجی اعتبار سے منفرد حیثیت رکھنے والا یہ ملک ہمیشہ سے عالمی قوتوں، سلطنتوں اور سامراجی طاقتوں کے لیے ایک اہم میدان رہا ہے۔ افغانستان کے حالات کا جائزہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کی صورتحال نہ صرف داخلی استحکام بلکہ پورے خطے، خصوصاً پاکستان، ایران، چین، اور وسطی ایشیائی ریاستوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ افغانستان میں سیاسی تبدیلیاں خطے کی سلامتی، معیشت اور سفارتی تعلقات پر اثر ڈالتی ہیں۔

افغانستان کے موجودہ قومی اور سیاسی حالات

افغانستان کے موجودہ قومی اور سیاسی حالات میں کئی پیچیدگیاں اور چیلنجز شامل ہیں:

- **طالبان حکومت اور عالمی سفارتی تعلقات:** طالبان حکومت کو ابھی تک بیشتر عالمی طاقتوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اقوام متحدہ سمیت بیشتر مغربی ممالک کی جانب سے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ خواتین کے حقوق، جمہوری اداروں کی غیر موجودگی اور انسانی حقوق کے مسائل ہیں۔ چین، روس، اور ایران جیسے کچھ ممالک نے سفارتی روابط رکھے ہیں لیکن وسیع سطح پر طالبان کو بین الاقوامی حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ سفارتی تنہائی کے باعث افغانستان کو مالی امداد اور عالمی ترقیاتی منصوبوں سے بھی محرومی کا سامنا ہے، جس نے ملک کی اقتصادی صورتحال کو مزید نازک بنا دیا ہے۔
- **اقتصادی بحران:** افغانستان کی معیشت بحران کا شکار ہے، کیونکہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی جانب سے مالی امداد معطل کی جا چکی ہے، اور ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر منجمد کر دیے گئے ہیں۔ بین الاقوامی امداد کی بندش، زرعی پیداوار میں کمی، اور بے روزگاری میں بے پناہ اضافے نے افغان عوام کو شدید مالی مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ ورلڈ بینک اور اقوام متحدہ کے مطابق، افغانستان کی تقریباً 90 فیصد آبادی خطِ غربت سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ تاہم، حیران کن طور پر جس شدید اقتصادی بحران کی پیش گوئی کی جا رہی تھی، وہ ابھی تک واضح طور پر سامنے نہیں آیا۔ اس کی دو ممکنہ وجوہات ہو سکتی ہیں: یا تو طالبان حکومت نے داخلی اقتصادی پالیسیوں میں مؤثر اصلاحات متعارف کروا کر معیشت کو کسی حد تک سنبھال لیا ہے، یا پھر حکومتی سطح پر اقتصادی معاملات کو انتہائی راز داری کے ساتھ چلایا جا رہا ہے تاکہ حقیقی معاشی صورتحال عالمی برادری اور عوام پر واضح نہ ہو۔ طالبان حکومت نے روایتی تجارت، زراعت، اور ٹیکس وصولی کے متبادل ذرائع پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن اس کی شفافیت اور پائیداری پر اب بھی سوالات موجود ہیں۔
- **انسانی حقوق اور خواتین کی صورتحال:** افغانستان میں خواتین کے حقوق کی صورتحال ایک پیچیدہ موضوع بن چکی ہے۔ کچھ عالمی تنظیمیں دعویٰ کرتی ہیں کہ خواتین کی تعلیم، ملازمت، اور سماجی سرگرمیوں پر سخت پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں، جبکہ طالبان حکومت کا مؤقف ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم پر مخصوص شرائط کے ساتھ پابندیاں ہیں، لیکن کچھ حلقوں کے مطابق یہ پابندیاں مبالغہ آرائی پر مبنی خبروں کی صورت میں عالمی سطح پر پہنچائی جا رہی ہیں۔ بعض تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ طالبان کے اقدامات کو زیادہ تر بین الاقوامی میڈیا منفی طور پر پیش کر رہا ہے تاکہ ان کی حکومت کی قانونی حیثیت کو کمزور کیا جا سکے۔ حقیقت کیا ہے، اس کا دارومدار مستند اور غیر جانبدار تحقیقات پر ہے۔
- **داخلی سیکیورٹی:** افغانستان میں سیکیورٹی کی صورتحال نہ صرف داخلی پالیسیوں بلکہ بیرونی مداخلت اور علاقائی سیاست سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ طالبان حکومت داخلی امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم بعض عالمی قوتیں اور خطے کے چند ممالک افغانستان میں عدم استحکام کو اپنے مفادات کے تحت دیکھتے ہیں۔ بعض تجزیہ کاروں کے مطابق، کچھ مسلح گروہوں کو بیرونی مدد حاصل ہو سکتی ہے تاکہ طالبان حکومت کو دباؤ میں رکھا جا سکے۔ اس کے باوجود، طالبان نے اب تک بڑے پیمانے پر دہشت گرد گروہوں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں اور خود کو ایسے تنازعات سے الگ رکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن بین الاقوامی اور علاقائی دباؤ کے تحت ایسے چیلنجز اب بھی باقی ہیں۔
- **قدرتی وسائل اور ترقی کے امکانات:** افغانستان معدنی وسائل سے مالا مال ہے، خاص طور پر لیتھیم، تانبہ، لوہا، اور قیمتی دھاتیں، جنہیں جدید معیشت میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ چین اور دیگر سرمایہ کار ممالک نے ان وسائل کی ترقی میں دلچسپی ظاہر کی

ہے، لیکن طالبان حکومت کی عدم استحکام کی وجہ سے سرمایہ کاری میں دشواریاں موجود ہیں۔ اگر حکومت مناسب پالیسیز اپنائے اور بین الاقوامی معاہدے کرے تو افغانستان کی معیشت میں بہتری کے امکانات موجود ہیں۔

معروف مغربی شخصیات کے تبصرے

افغانستان کی حالیہ صورتحال پر بین الاقوامی سیاست دانوں، ماہرین اور تجزیہ کاروں نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے:

- **Henry Kissinger:**
  Afghanistan remains a crucial test of whether the international community can foster stability in a region fraught with historical conflict and external interventions.[9]

  افغانستان اب بھی بین الاقوامی برادری کے لیے ایک اہم آزمائش ہے کہ آیا وہ ایک ایسے خطے میں استحکام لا سکتی ہے جو طویل عرصے سے جنگوں اور بیرونی مداخلتوں کا شکار رہا ہے۔

- **Noam Chomsky:**
  The situation in Afghanistan is a stark reminder of the failure of military interventions as a means to establish long-term peace and democracy.[10]

  افغانستان کی صورتحال اس بات کی واضح یاددہانی ہے کہ فوجی مداخلت کے ذریعے دیرپا امن اور جمہوریت قائم کرنا ایک ناکام حکمتِ عملی ثابت ہوئی ہے۔

- **Tony Blair:**
  We will not walk away from Afghanistan, as the outside world has done so many times before.[11]

  ہم افغانستان کو تنہا نہیں چھوڑیں گے، جیسے کہ ماضی میں بیرونی دنیا کئی بار ایسا کر چکی ہے۔

افغانستان کے موجودہ حالات واضح کرتے ہیں کہ ملک داخلی استحکام اور بین الاقوامی شمولیت کے درمیان ایک نازک مرحلے پر کھڑا ہے۔ طالبان حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج عالمی برادری کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانا اور انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی خدشات کو دور کرنا ہے۔ بین الاقوامی ماہرین کے تبصرے اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ افغانستان کا مسئلہ محض داخلی نوعیت کا نہیں، بلکہ عالمی سیاست، علاقائی استحکام اور انسانی حقوق سے جڑا ہوا ہے۔ طالبان حکومت کو اس بات کا ادراک کرنا ہوگا کہ بین الاقوامی برادری کے ساتھ روابط کے بغیر اقتصادی اور سیاسی ترقی ممکن نہیں ہوگی۔

افغانستان کا ممکنہ مستقبل: تین ممکنہ منظرنامے

افغانستان کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر اس کے مستقبل کے حوالے سے مختلف نظریات اور ممکنہ امکانات زیر بحث ہیں۔ ان میں تین بنیادی منظرنامے سامنے آسکتے ہیں:

1: مکمل داخلی استحکام اور بین الاقوامی تعلقات کی بحالی

اگر طالبان حکومت اپنی پالیسیوں میں لچک پیدا کرے، انسانی حقوق، خواتین کی تعلیم اور جمہوری اصلاحات پر مثبت اقدامات کرے تو افغانستان کے لیے بین الاقوامی برادری کے ساتھ تعلقات بہتر ہونے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں:

- عالمی مالی امداد اور ترقیاتی منصوبے بحال ہو سکتے ہیں۔
- معیشت میں استحکام آسکتا ہے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔

- افغانستان علاقائی تجارتی منصوبوں، جیسے کہ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (Belt and Road Initiative - BRI) میں زیادہ فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔

2: مستقل سفارتی تنہائی اور داخلی بحرانوں کا تسلسل

اگر طالبان حکومت اپنی پالیسیوں میں سخت رویہ برقرار رکھتی ہے اور بین الاقوامی برادری کے مطالبات کو نظر انداز کرتی ہے، تو افغانستان طویل مدتی سفارتی تنہائی (Diplomatic Isolation) اور اقتصادی بحران کا شکار رہ سکتا ہے۔ اس صورت میں:

- افغانستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر مزید محدود ہو سکتے ہیں، جس سے اقتصادی مشکلات میں اضافہ ہو گا۔
- داخلی بے چینی میں اضافہ اور ممکنہ طور پر مختلف دھڑوں کے درمیان اختلافات جنم لے سکتے ہیں۔
- دہشت گرد تنظیمیں صورتحال سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں، جو خطے کے لیے ایک بڑا سیکیورٹی چیلنج بن سکتی ہیں۔

3: علاقائی سیاست میں نئی شراکت داریوں کا قیام اور متبادل اقتصادی راہیں

افغانستان جغرافیائی طور پر ایک اسٹریٹجک محلِ وقوع رکھتا ہے، اور اگر طالبان حکومت چین، روس، ایران اور وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات مزید مضبوط کرتی ہے تو اس کے نتیجے میں درج ذیل نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں:

- مغربی ممالک کی سفارتی تنہائی کے باوجود، چین اور روس افغانستان میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔
- ایران و پاکستان کے ساتھ تجارتی راہداریوں کو مزید فروغ دیا جا سکتا ہے، جو افغانستان کے لیے اقتصادی مواقع پیدا کر سکتا ہے۔
- افغانستان کا انحصار مغربی امداد پر کم اور اسے خود کفالت کی طرف لے جایا جا سکتا ہے۔
- افغانستان کا مستقبل بنیادی طور پر طالبان حکومت کی پالیسیوں، عالمی برادری کے ردعمل اور علاقائی شراکت داریوں پر منحصر ہو گا۔ اگر حکومت عملی اقدامات کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات میں بہتری لانے اور داخلی استحکام کو ترجیح دیتی ہے، تو افغانستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ تاہم، اگر سفارتی تنہائی برقرار رہی اور اندرونی بحران حل نہ ہوئے، تو ملک مزید مشکلات میں گھر سکتا ہے۔

بہر حال افغانستان کے قومی و سیاسی حالات پر یہ مقالہ ایک تحقیقی اور عصری فکری مطالعہ فراہم کرتا ہے۔ اگرچہ ملک کو شدید چیلنجز درپیش ہیں، لیکن سفارتی تعلقات، اقتصادی اصلاحات، داخلی استحکام، اور بین الاقوامی شمولیت کے ذریعے افغانستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ طالبان حکومت کو عالمی برادری کے ساتھ توازن قائم رکھنا ہو گا تاکہ سفارتی تنہائی ختم اور ملکی ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔

نتائج و سفارشات

بین الاقوامی شمولیت:

- طالبان حکومت کو عالمی برادری کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کرنے کے لیے مرحلہ وار لچکدار پالیسی اپنانا ہو گی۔
- انسانی حقوق اور خواتین کی تعلیم جیسے حساس معاملات پر متوازن حکمت عملی اپنانے سے عالمی حمایت حاصل کی جا سکتی ہے۔

معاشی استحکام:

- افغانستان کو اپنی اقتصادی پالیسی میں شفافیت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔
- معدنی وسائل کے مؤثر استعمال کے لیے بین الاقوامی سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی ٹرانسفر کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

سیکیورٹی اور امن:

- افغانستان میں داخلی استحکام کے لیے دہشت گرد گروہوں کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی اپنائی جائے۔
- علاقائی طاقتوں کے ساتھ مشترکہ سیکیورٹی معاہدے کیے جائیں تاکہ سرحدی استحکام اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ حکمت عملی اپنائی جا سکے۔

تعلیم اور انسانی حقوق:

- افغانستان میں تعلیمی نظام کی بحالی کے لیے اسلامی اور جدید تعلیم کے امتزاج پر مبنی پالیسی اپنانا ہو گی۔
- خواتین اور نوجوانوں کے لیے پیشہ ورانہ تربیت اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا ناگزیر ہو گا۔

علاقائی تعاون:

- افغانستان کو چین، روس، ایران اور پاکستان کے ساتھ تعلقات مزید بہتر بنا کر اپنی اقتصادی و تجارتی پوزیشن مستحکم کرنی چاہیے۔
- وسط ایشیائی ریاستوں کے ساتھ گیس پائپ لائن منصوبے اور تجارتی راہداریاں فعال بنا کر افغانستان معاشی بہتری لا سکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

[1] See: Tarn, W. W., **The Greeks in Bactria and India**. (Cambridge: Cambridge University Press, 1951); Boardman, John, & N.G.L. Hammond., **Alexander the Great and the Hellenistic Kingdoms of Asia**, (Cambridge: Cambridge University Press, 1994).

[2] See: Dani, Ahmad Hasan., **History of Civilizations of Central Asia, The Development of Sedentary and Nomadic Civilizations, 700 BC to AD 250,** (Paris: UNESCO Publishing, 1992), V. 2, P. 269-292; Schindel, Nikolaus, **The Sasanian Empire**, (Cambridge: Cambridge University Press, 2018), P. 102-125; Harmatta, János, and B. N. Puri, eds, **History of Civilizations of Central Asia, The Crossroads of Civilizations, AD 250 to 750,** (Paris: UNESCO Publishing, 1999), V. 3, P. 57-84.

[3] دیکھیے: الطبری، محمد بن جریر، **تاریخ الرسل والملوک**، تحقیق: محمد ابو الفضل ابراہیم، (بیروت: دار المعارف، 1998ء)، 3/221–245؛ ابن خلدون، عبد الرحمٰن، **کتاب العبر ودیوان المبتدأ والخبر في أيام العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من ذوي السلطان الأكبر**، (بیروت: دار الفکر، 1994ء)، 2/189۔

[4] دیکھیے: ابن الاثیر الجزری، عز الدین، **الکامل فی التاریخ**، (بیروت: دار الکتاب العربی، 2001ء)، 8/250۔

[5] دیکھیے: ابن خلدون، **کتاب العبر ودیوان المبتدأ والخبر في تاريخ المغول والدرانيين**، 4/130–160۔

[6] دیکھیے: الدھلوی، عبد الغفور، **الحروب الأفغانية البريطانية وأثرها على استقلال أفغانستان**، (قاہرۃ: دار الفکر العربی، 2014ء)، ص 75–100۔

[7] See: Braithwaite, Rodric, **Afgantsy: The Russians in Afghanistan, 1979–1989**, (Oxford: Oxford University Press, 2011), P. 120-180.

[8] See: Malkasian, Carter, **The American War in Afghanistan: A History**, (Oxford: Oxford University Press, 2021), P. 200-275.

[9] See: Kissinger, Henry, **In Afghanistan, America Needs a Strategy, Not an Alibi**, (USA: The Washington Post, October 31, 2010), P. 10-20. https://www.henryakissinger.com/articles/in-afghanistan-america-needs-a-strategy-not-an-alibi/, Accessed February 12, 2025.

[10] See: Chomsky, Noam, **Hegemony or Survival: America's Quest for Global Dominance**, (New York: Metropolitan Books, 2003), P. 140-160.

[11] See: Blair, Tony, **Leader's Speech, Brighton**, (British Political Speech, October 2, 2001. Accessed February 12, 2025).